السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسکنڈے نیویا۔ اوراس سے اوپر کے شمالی علاقوں میں مسلمانوں کورات اوردن کے طول واختصار کی وجہ سے مشکل پیش آتی ہے کیونکہ یہاں دن بائیس گھنٹے کا اوررات صرف دوگھنٹے کی ہوتی ہے اوراگلے موسم میں صورتحال اس کے بر عععکس ہوتی ہے جیساکہ ایک سائل کویہ صورت حال پیش آئی ،جب اس کا رمضان میں یہاں سے گزرہوا۔ اس کا کہنا ہے کہ بعض علاقوں میں دن اوررات چھ چھ ماہ کے ہوتے ہیں توسوال یہ ہے کہ ان علاقوں میں روزہ کس طرح رکھا جائے گا یا جولوگ کام اور تعلیم کے لیے یہاں مقیم ہیں وہ کس طرح روزے رکھیں گے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان علاقوں میں مشکل صرف روزہ کے حوالے ہی سے نہیں بلکہ یہ مشکل نماز کے حوالے سے بھی ہے لیکن اگران علاقوں میں رات اوردن ہے تواس کے مطابق عمل ہوگا خواہ دن لمبا ہویاچھوٹا اوراگریہاں دن رات نہ ہوجس طرح کے قطبی علاقوں میں دن اوررات چھ چھ ماہ کے ہوتے ہیں تویہ لوگ اپنے روزوں اور نمازوں کے اوقات کے اندازے مقرر کرلیں گے لیکن سوال یہ ہے کہ یہ اندازہ کس حساب سے لگایا جائے گا ؟ بعض اہل علم یہ کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے اوقات کو معیار بنایا جائے گا کیونکہ مکہ مکرمہ ام القریٰ ہے اورام وہ چیز ہوتی ہے جس کی اقتدا کی جائے ،جس طرح امام کی اقتدا کی جاتی ہے ،جس طرح کہ شاعر نے کہا ہے ۔

(علی راسه ام له یقتدي بها)

بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ ان علاقوں میں بارہ گھنٹے کا دن اور بارہ گھنٹے کی رات شمار کیا جائے گی کیونکہ رات دن کے لیے متعدل وقت یہی ہے ۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ ان علاقوں کے اس قریب ترین ملک کے اوقات کو معیار مقرر کیا جائے گا جہاں دن رات معمول کے مطابق ہوں یہی قول زیادہ راجح ہے کیونکہ قریب ترین علاقے اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ ان کی اتباع کیا جائے ،جغرافیائی اعتبار سے بھی ان کا موسم ان کے قریب ترین ہے ،لہذاوہ لیسے قریب ترین علاقے کے اوقات کو اپنے لیے معیار قرار دیں جہاں دن رات معمول کے مطابق ہو اورانہی اوقات کے مطابق نماز اور روزے کو ادا کریں ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام : ج 2 صفحہ 177

محدث فتویٰ